5 مئی 1965

اے کمار ہریش چندر سنگھ داس اور دیگران

بنام

بنسی دھر موہنتی اود دیگران

5 مئی 1965

بی (کے۔این۔وانچو، جے۔سی۔شاہ اور جے۔آر۔مدھولکر، جسٹسز)

ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ (4 آف 1882)، دفعات 3 اور 59۔بے نامی دارک پر رہن دستاویز۔قرض دہندہ کی طرف سے رقم کی تصدیق۔معیاد۔قرض دہندہ کی طرف سے دعویٰ۔اگر قابل سماعت ہو۔

سی پہلے مدعاعلیہ نے اپیل کنندہ کو رقم ادھار دی اور دوسرے مدعاعلیہ کے نام پر اس سے رہن دستاویز حاصل کی۔پہلا جواب دہندہ خود تصدیق کرنے والے دو گواہوں میں سے ایک تھا۔ درخواست گزار کی جانب سے رقم واپس کرنے میں ناکامی پر پہلے مدعاعلیہ نے مقدمہ دائر کیا اور مقدمہ ہائی کورٹ نے طے کیا

سپریم کورٹ میں اپنی اپیل میں درخواست گزار نے دلیل دی کہ:(i) رہن کی دستاویز قانونی طور پر تصدیق شدہ نہیں تھی اور (ii) پہلا مدعاعلیہ مقدمہ دائر کرنے کا حق دار نہیں تھا۔

ڈی منعقد: (i) ایک ایسا شخص جس نے قرض دیا ہو، اس کی ادائیگی کو محفوظ بنانے کے لیے جس کا رہن رکھنے والے کے ذریعہ ایک رہن کا عمل انجام دیا گیا ہو، لیکن جو اس عمل میں فریق نہیں تھا، وہ گواہ بن سکتا ہے۔(156C, G-H)

ای (i) اس میں فرق ہے کہ ایک شخص جو عمل کا فریق ہو اور وہ شخص جو عمل کا فریق نہ ہو اگرچہ لین

دین کا فریق ہو اور مؤخر الذکر عمل کی تصدیق کے لیے نا اہل نہ ہو۔ تصدیق کا مقصد یہ ہے کہ عملدرآمد کرنے والے کو دوسرے فریق کی طرف سے کسی دستاویز پر طاقت، دھوکہ دہی یا غیر ضروری اثر و رسوخ کے ذریعے عمل درآمد کرنے کی ضرورت سے بچایا جائے۔ اگرچہ ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 3 اور دفعہ 59 میں نہ تو "تصدیق شدہ" کی تعریف کسی فریق کو اس کی تصدیق سے روکتی ہے، چونکہ کسی دستاویز کے فریقین کی گواہی اس دستاویز پر عمل درآمد کو ثابت کرنے کے لئے کم از کم ایک تصدیق شدہ گواہ کی جانچ پڑتال کی ضرورت کو ختم نہیں کر سکتی ہے، لہذا یہ نتیجہ اخذ کیا جانا چاہئے کہ کسی فریق کو ایسی دستاویز کی تصدیق کرنے سے روک دیا گیا ہے جو قانون کے تحت ضروری ہے۔ تصدیق شدہ تاہم، اگر کوئی شخص اس کام میں فریق نہیں ہے، تو قانون میں اس شخص کے ذریعہ دستاویز پر عمل درآمد کے ثبوت پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ (155H, 156 A-B)

ایف (ii) جب کوئی لین دین رہن دستاویز ہو تو رقم کا اصل قرض دہندہ اس پر مقدمہ کرنے کا حق دار ہوتا ہے۔ (157E)

جی ایک شخص جو لین دین کے لئے غور و خوض فراہم کرتا ہے وہ لین دین سے متعلق مقدمہ برقرار رکھنے کا حقدار ہے۔ گورنارائن اور دیگران میں بنام سیولال سنگھ اور دیگران (I.A.I 46)۔ نجی کونسل نے صرف بے نامی دار کے مقدمہ کرنے کے حق کو تسلیم کیا، لیکن یہ نہیں کہا کہ بے نامی دار اکیلا مقدمہ کر سکتا ہے اور فائدہ اٹھانے والا مالک نہیں (157 D-F)

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار: 1963 کی دیوانی اپیل نمبر 304۔

ایچ اڑیسہ ہائی کورٹ کے 26 جولائی 1960 کے فیصلے اور فرمان کے سامنے 1954 کی پہلی اپیل نمبر 6 میں اپیل کریں۔

اے درخواست گزاروں کی طرف سے سرجو پرساد، ایس مورتی اور بی پی مہیشوری۔

اے وی وشوناتھ شاستری اور آر گوپال کرشن، ریس جواب دہندہ نمبر 1 کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

بی جسٹس مدھولکر، اڑیسہ ہائی کورٹ کے فیصلے سے اس اپیل میں ہمارے سامنے دو سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ایک یہ کہ کیا مدعا علیہ نمبر 1 کا مقدمہ جس رہن دستاویز پر عمل مبنی تھا، درست طور پر تصدیق شدہ تھا۔دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا مدعا علیہ نمبر 1 کو مقدمہ قائم کرنے کا حق حاصل تھا۔

سی درخواست گزار نے 30 اپریل 1945 کو مدعا علیہ نمبر 2 جگن ناتھ ڈباٹا کے حق میں 15,000 روپے کے غور وخوض کے لیے رہن دستاویز پر عمل درآمد کیا۔ درخواست گزار نے دستاویز پر عمل درآمد کے ایک سال کے اندر سود کے ساتھ پیش کی گئی رقم واپس کرنے کا فیصلہ کیا۔تاہم درخواست گزار ایسا کرنے میں ناکام رہا۔لہٰذا مدعا علیہ نمبر 1 نے مقدمہ درج کیا جس میں سے یہ اپیل پیدا ہوتی ہے۔

ڈی مدعا علیہ نمبر 1 کے مطابق اگرچہ یہ رقم اس نے اپیل کنندہ کو دی تھی لیکن اس نے دوسرے مدعا علیہ جگن ناتھ ڈباٹا کے نام سے دستاویز حاصل کی کیونکہ وہ خود اور اپیل کنندہ قریبی دوست تھے اور اسے درخواست گزار سے اس کی طرف سے پیش کردہ رقم پر سود ادا کرنے کے لئے کہنا شرمناک محسوس کرتا تھا۔ جوں جوں اس سے رہن کی دستاویز پر غور وخوض شروع ہوا تو اس نے اس پر مقدمہ کرنے کا حق حاصل کر لیا۔تاہم وہ

ای مقدمے کے تیسرے مدعا علیہ کے طور پر جگن ناتھ ڈباٹا کے ساتھ شامل ہوئے۔ انہوں نے ڈاکٹر جیوتسنا دیئی کے ساتھ دوسرے مدعا علیہ کے طور پر بھی شمولیت اختیار کی کیونکہ وہ گروی رکھی گئی جائیداد کی منتقلی ہیں جو ایک گھر پر مشتمل ہے، درخواست گزار سے جس کی بیوی وہ ہے۔تاہم یہ عورت یکطرفہ طور پر باقی رہی۔

درخواست گزار نے مختلف بنیادوں پر اس دعوے سے انکار کیا لیکن ہمیں صرف دو
ایف پر تشویش ہے جن پر ہمیں دلائل دیئے گئے تھے۔ یہ وہ بنیادیں ہیں جو ہم نے فیصلے
کے آغاز میں طے کی ہیں۔ تیسرے مدعا علیہ جگن ناتھ ڈباٹا نے مدعا علیہ نمبر **1**
کے مقدمہ قائم کرنے کے حق پر اختلاف کیا اور دعویٰ کیا کہ یہ وہی تھا جس نے غور
جی وخوض کو آگے بڑھایا تھا۔ تاہم ٹرائل کورٹ نے ان کے دعوے کو مسترد کر دیا تھا اور
وہ مدعا علیہ (**1**) نمبر ایک کے حق میں ٹرائل کورٹ کے حکم نامے سے مطمئن رہے
ہیں۔ ٹرائل کورٹ نے مدعا علیہ نمبر **1** کے مقدمے کا فیصلہ جرمانے کے ساتھ
سنایا۔ اس حکم نامے کے خلاف اپیل گزار نے اکیلے ہائی کورٹ میں اپیل کو ترجیح
دی۔ ہمارے سامنے اپیل کنندہ کے ذریعہ اٹھائے گئے اعتراض کو اس
ایچ نے ہائی کورٹ کے سامنے بھی اٹھایا تھا لیکن اس نے اسے مسترد کر دیا تھا۔

اے ہماری رائے میں اپیل کنندہ کی طرف سے درخواست کی گئی کسی بھی دلیل میں کوئی
صداقت نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ رہن دستاویز کے صرف دو گواہ تھے،
جن میں سے ایک مدعا علیہ نمبر **1** تھا، یعنی خود قرض دہندہ۔ ٹرانسفر آف پراپرٹی
ایکٹ کی دفعہ **59**، جس میں دیگر چیزوں کے علاوہ، یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ گروی
رکھنے کی دستاویز کی تصدیق کم از کم دو گواہوں کے ذریعہ کی جائے گی، اس شرائط
کے مطابق قرض دہندہ کو دستاویز کی تصدیق کرنے سے نہیں روکتا ہے۔ جائیداد
کی منتقلی کے قانون کے دفعہ **3** میں لفظ "تصدیق شدہ" کی تعریف اس
بی طرح کی گئی ہے:

کسی آلے کے حوالے سے 'تصدیق شدہ' کا مطلب یہ ہے کہ اس کا مطلب
ہمیشہ دو یا دو سے زیادہ گواہوں کی تصدیق شدہ سمجھا جائے گا جن میں سے ہر ایک
سی نے عمل کرنے والے کو دستخط کرتے ہوئے دیکھا ہو یا اس پر اپنا نشان چسپاں کیا
ہو، یا کسی دوسرے شخص کو اس آلے کی موجودگی اور ہدایت پر دستخط

ڈی کرتے ہوئے دیکھا ہو، یا عملدار روالے کی طرف سے اس کے دستخط یا نشان کا ذاتی اعتراف حاصل کیا ہو۔ دوسرا شخص، اور ان میں سے ہر ایک نے عمل در آمد کنندہ کی موجودگی میں دستاویز پر دستخط کیے ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہوگا کہ ایک ہی وقت میں ایسے ایک سے زیادہ گواہ موجود ہوں گے، اور تصدیق کی کسی خاص شکل کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ای یہ تعریف ہندوستانی جانشینی ایکٹ میں موجود تعریف سے ملتی جلتی ہے۔ یہ دیکھا جائے گا کہ یہ رقم کے قرض دہندہ کو رہندستاویز کی تصدیق کرنے سے بھی نہیں روکتا ہے جس کے تحت رقم کو قرض دیا گیا تھا۔ قانون کی کوئی دوسری شق ہمارے علم میں نہیں لائی گئی ہے جو قرض دہندہ کو اس دستاویز کی تصدیق کرنے سے روکتی ہے جس سے اس لین دین کا ثبوت ملتا ہے جس کے تحت رقم دی گئی تھی۔ تاہم

ایف فاضل وکیل نے ہمیں ہندوستان کی ہائی کورٹس کے کچھ فیصلوں کا حوالہ دیا۔ وہ یہ ہیں پیری موہن میتی اور دیگران بنام شری ناتھ چندر، سرور جگر بیگم بنام برادا کانتا اور گومتی امل بنام وی ایس ایم کرشنا ایر۔ ان تمام معاملوں میں یہ کہا گیا ہے کہ کسی دستاویز کا فریق جس کی قانون کے مطابق تصدیق ضروری ہے وہ دستاویز کی تصدیق کرنے کا اہل نہیں ہے۔ اس نقطہ نظر کو قبول کرنے میں لارڈ سیلبورن، ایل سی کے مشاہدات پر انحصار کیا گیا ہے، سیل بنام کلیرج۔

جی "اس (یعنی تصدیق) سے مراد کسی ایسے شخص کی موجودگی ہے، جو اس کے ساتھ کھڑا ہے لیکن لین دین میں فریق نہیں ہے۔

ایچ تصدیق کا مقصد یہ ہے کہ عملدر آمد کرنے والے کو دوسرے فریق کی طرف سے کسی دستاویز پر طاقت، دھوکہ دہی یا غیر ضروری اثر و رسوخ کے ذریعے عمل در آمد کرنے کی ضرورت سے بچایا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نہ تو 'تصدیق

اے شدہ' کی تعریف اور نہ ہی ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کی دفعہ 59 کسی فریق کو
رہن دستاویز کی تصدیق کرنے سے روکتی ہے۔ تاہم، یہ بات ذہن میں رکھنی
چاہیے کہ قانون کے مطابق کسی دستاویز کے فریقین کی گواہی اس بات کو ثابت
کرنے کے لیے کم از کم ایک گواہ سے پوچھ گچھ کی ضرورت کو ختم نہیں کر سکتی۔ لہٰذا
یہ کسی فریق کو ایسی دستاویز کی تصدیق کرنے سے روکتا ہے جس کی قانون کے
بی مطابق تصدیق ضروری ہے۔ تاہم، جہاں کوئی شخص اس دستاویز میں فریق نہیں ہے تو
قانون میں اس شخص کے ذریعہ دستاویز پر عملدرآمد کے ثبوت پر کوئی پابندی نہیں
ہے۔ لہٰذا یہ نتیجہ اخذ کیا جائے گا کہ جس بنیاد پر انگریزی مقدمات میں وضع کردہ
اور ہندوستان میں رائج اصول اس شخص کے خلاف دستیاب نہیں ہوگا جس نے
اس کی ادائیگی کے لیے قرض دیا ہو، جس کی ادائیگی کے لیے قرض دیا گیا ہو، لیکن
سی جو اس کام میں فریق نہ ہو۔ درحقیقت یہ بالوراوی جی چراٹ بنام گوپال
گنگادر ڈھابو میں بمبئی ہائی کورٹ نے اور دیگران اور اودھ کے مرحوم چیف
کورٹ کے ذریعے منعقد کیا گیا ہے۔ سورج بکشی۔ ان میں سے پہلے کیسوں میں
ڈی بمبئی ہا کوٹ کے سامنے ہمارے سامنے پیش کی گی دلیل کی طرح کی دلیل دی
گی۔ عدالت نے اسے رد کرتے ہوئے کہا
" سیل بنام کلیرتیج نے اپیل کنندہ کے وکیل کی طرف سے سوئر بنام بیل
(1793) کے پرانے کیس پر بہت زیادہ بھروسہ کیا۔ بیل (1793) 5 ٹی آر
371، جس میں فرسودہ قاعدہ کو اس کی انتہائی حد تک دھکیل دیا گیا تھا، کو عدالت
ای میں پیش کیا گیا تھا لیکن لارڈ سیلبورن نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا: 'بل آف سیل
ایکٹ، 1878 کے علاوہ تصدیق کا کیا مطلب ہے؟ یہ لفظ کسی ایسے شخص کی
موجودگی کو ظاہر کرتا ہے جو اس کے ساتھ کھڑا ہے لیکن لین دین میں
فریق نہیں ہے۔ انہوں نے فریش فیلڈ بنام ریڈ (1842) 9 ایم اینڈ ڈبلیو
404 کا حوالہ دیا اور کہا: 'اس معاملے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی آلہ کار کا فریق
ایف اس کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ ایک بار پھر وتخم بنام مارکوئس آف باتھ (1865)

ایل آر 1 مساوات 17 صفحہ 25 پر ماسٹر آف رولز کے ریمارکس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر مدعی ڈاوے اور وتھم نے فریقین کے طور پر اس دستاویز پر عمل نہیں کیا تھا بلکہ صرف تصدیق کے ارادے سے دستخط کیے تھے۔ قانون کی شق جس کے تحت دو تصدیق شدہ گواہوں کی ضرورت ہوتی، مطمئن ہو جاتی۔"

جی اس طرح اس معاملے میں ایک ایسے شخص کے درمیان فرق کیا گیا جو کسی کام کا فریق ہے اور ایک شخص جو اگرچہ اس عمل میں فریق نہیں ہے، لیکن لین دین میں فریق ہے اور یہ کہا گیا تھا کہ موخر الذکر اس کام کی تصدیق کرنے کے لئے نا اہل

ایچ نہیں تھا۔ اس فیصلے کے بعد اودھ کی چیف کورٹ نے فیصلہ سنایا۔ ہم بمبئی ہائی کورٹ کے نقطہ نظر سے متفق ہیں۔

اے جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے تو ہندوستان کی کئی ہائی کورٹس نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ ایک بے نامی دار اپنے نام پر کھڑی جائیداد کی بازیابی کے لئے مقدمہ نہیں رکھ سکتا، جس میں فائدہ مند مفاد کسی اور میں تھا۔ ہندوستان میں بے نامی لین دین کو نظر انداز نہیں کیا جاتا ہے لیکن دوسری طرف

بی انہیں تسلیم کیا جاتا ہے۔ دراصل انڈین ٹرسٹ ایکٹ 1882 کی دفعہ 84 اس طرح کے لین دین کو تسلیم کرتی ہے۔ اس طرح کے لین دین سے نمٹنے کا مشاہدہ سر جارج فرویل نے بلاس منور بنام دیس راج رنجیت سنگھ میں کیا ہے۔:

سی یہ بالکل نا قابل اعتراض ہے اور ہمارے انگریزی قانون کے نظریے سے ایک عجیب مماثلت رکھتا ہے، کہ قانونی جائیداد کا بھروسہ اس شخص پر ہوتا ہے جو خریداری کی رقم ادا کرتا ہے، اور یہ ایک بار پھر ہمارے عام قانون کی مماثلت کی پیروی کرتا ہے، کہ جہاں بغیر کسی غور و خوض کے کوئی معاوضہ دیا جاتا ہے تو اس کے

استعمال کا نتیجہ فیوفر کو ملتا ہے۔

اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جانا چاہئے کہ کسی دوسرے کے نام پر کھڑی جائیداد کا فائدہ مند مالک لازمی طور پر اس کے سلسلے میں یا شریک شریک کی جائیداد سے متعلق حق کے نفاذ کے سلسلے میں مقدمہ قائم کرنے کا حق دار ہونا چاہئے۔ یہ اس کے بعد ہوگا کہ ایک شخص جو لین دین کے تحت فائدہ اٹھاتا ہے یا جو لین دین کے لئے غور کرتا ہے وہ لین دین سے متعلق مقدمہ برقرار رکھنے کا حقدار ہے۔ اس طرح جہاں لین دین ایک رہن ہے، پیسے کا اصل قرض دہندہ اس پر مقدمہ کرنے کا حق دار ہے۔ درحقیقت، گورنارائن اور دیگران میں نجی کونسل کے فیصلے تک شیو لال سنگھ اور دیگر بے نامی دار کے کسی ایسے لین دین پر مقدمہ کرنے کا حق جو ظاہری طور پر اس کے حق میں ہے، ہندوستان کی متعدد عدالتوں نے تسلیم نہیں کیا تھا۔ اس فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے درخواست گزار کی جانب سے ہمارے سامنے یہ دلیل دی گئی کہ اس فیصلے کے پیش نظر یہ کہا جانا چاہیے کہ صرف بے نامی دار ہی مقدمہ چلا سکتا ہے لیکن فائدہ اٹھانے والا مالک نہیں۔ تاہم نجی کونسل نے ایسا فیصلہ نہیں کیا۔ درحقیقت، یہ کوئی ایسا سوال نہیں تھا جو نجی کونسل کے سامنے غور و خوض کے لیے کھڑا ہوا ہو۔ اس کے علاوہ اصولی طور پر کسی لین دین کے تحت حقیقی فائدہ اٹھانے والے کو اس کے تحت پیدا ہونے والے حق کو نافذ کرنے کا حق نہیں دیا جا سکتا ہے۔

ڈی

ای

ایف

جی

اس نقطہ نظر میں ہم ہائی کورٹ کے حکم کو برقرار رکھتے ہیں اور اخراجات کے ساتھ اپیل کو خارج کرتے ہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:08
I am the author of this document